ایڈیٹر : ظفر احمد سرور

لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

جولائی۔ اگست۔ ستمبر ۱۹۸۹

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیّہ

"اگر استغفار کے یہ معنے ہیں کہ گزشتہ گناہوں سے معافی ہو تو پھر بتلائیں کہ آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے کون سا لفظ ہے۔ گناہ سے حفاظت یعنی عصمت تو انسان کو استغفار سے ملتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے چاہے کہ اُن قویٰ کا ظہور اور بروز ہی نہ ہو۔ جو معاصی کیطرف کھینچتے ہیں۔ کیونکہ جیسے انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ گزشتہ گناہ اس کے بخشے جائیں اسی طرح اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ آئندہ اس کے قویٰ سے گناہ کا ظہور و بروز نہ ہو۔ یہ مسئلہ بھی قابل دعا کے ہے۔ ورنہ یہ کیا بات ہے کہ جب گناہ میں مبتلا ہو تو اس وقت تو دعا کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا نہ کرے۔ اگر انجیل میں یہ دعا نہیں ہے تو پھر وہ کتاب ناقص ہے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ مانگو تو دیا جائے گا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے استغفار مانگا۔ آپؐ کو دیا گیا۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص۲۶۲)

چک سکندر میں تین احمدیوں کا بہیمانہ قتل

بہت سے بچے، خواتین اور مرد زخمی۔ ایک صد سے زائد گھروں کا سامان لوٹ لیا گیا۔

تمام احمدی گھر جلا دیئے گئے —— پولیس کی موجودگی میں قتل و غارت

جیسا کہ احباب کو علم ہے چک سکندر (ضلع گجرات) میں مخالفین کی جانب سے احباب جماعت کو گزشتہ تقریباً دو ماہ سے شدید تنگ کیا جا رہا ہے احمدی احباب کے مکانوں پر حملے کئے گئے۔ دروازے وغیرہ توڑے اور جلائے گئے۔ ایک گھر کی چھت اکھیڑی گئی۔ شدید مخالفت اور ایذا رسانی کی یہ کیفیت لمبا عرصہ جاری رہی ہے جس کو احباب صبر سے برداشت کر رہے تھے اور تعجب کی بات ہے کہ باوجود پولیس کو اطلاع دینے کے پولیس نے کوئی کارروائی کرنی ضروری نہیں سمجھی۔ اور باوجود بار بار پولیس کو یہ بتانے کے کہ حالات بہت خراب ہو رہے ہیں۔ احمدیوں کا مالی نقصان بھی ہو چکا ہے اور ان کی جانیں بھی خطرے میں ہیں۔

پولیس نے ایک آدھ بار گاؤں میں چکر لگا کر واپس چلے جانے کے سوا کوئی اقدام نہیں کیا۔ آخر کار کل مورخہ ۱۶/۷/۸۹ کو وہی ہوا جس کے بارے میں بار بار جماعت کی جانب سے پولیس کو اطلاع دی جاتی رہی تھی۔

کل صبح صدر جماعت احمدیہ چک سکندر مکرم ماسٹر مظفر احمد صاحب اپنے ڈیرے سے چک کی طرف آ رہے تھے کہ مخالفین نے ان کو گھیر کر ان پر حملہ کر دیا جس حد تک ان کے لئے ممکن تھا انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی اور بمشکل اپنی جان بچا کر ان کے نرغہ سے نکلے۔ اسی دوران مخالفین کی ۳، ۴ ٹولیوں نے گاؤں سے باہر جانے کے راستوں کی ناکہ بندی کر لی اور بعض ٹولیوں نے احمدی گھروں کو آگ لگانی شروع کر دی اور اپنے گھروں کی چھتوں سے احمدیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ اسی اثناء میں پولیس آ گئی اور پولیس نے احمدیوں کو دفاع کرنے سے روک دیا۔ اور ایک احمدی دوست نذیر احمد ساقی صاحب کو جو مکان کی چھت پر تھے نیچے بلایا ان کے نیچے آنے پر ایک مخالف نے ان پر فائر کر کے انہیں قتل کر دیا۔ مخالفین اس دوران احمدی گھروں کو آگ لگاتے رہے۔ آگ سے بچ کر باہر نکلنے والے دو احمدی مکرم محمد رفیق صاحب، ولد مولوی خان محمد صاحب اور ایک بچی عزیزہ نبیلہ بنت مشتاق احمد صاحب جس کی عمر دس سال تھی۔ ان شقی القلب دشمنوں کی فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے اور ان کے علاوہ بہت سی عورتیں اور بچے بھی زخمی ہوئے اور ایک معمر بزرگ ماسٹر عبدالرزاق صاحب ولد مولوی عبدالمالک صاحب شدید زخمی ہوئے۔ ان کے پھیپھڑے میں گولی لگی ہے اور انہیں پہلے گجرات ہسپتال اور پھر لاہور منتقل کر دیا گیا ہے جہاں ان کی حالت تشویشناک ہے۔ چند احمدی نوجوانوں نے اپنے دفاع میں جوابی فائرنگ کی۔ اخباری اطلاع کے مطابق احمدیوں کی فائرنگ کے نتیجہ میں حملہ آوروں میں سے ایک ہلاک اور دو زخمی ہوئے ہیں جبکہ ایک صد سے زائد احمدی گھروں کا سامان لوٹ لیا گیا ہے اور تقریباً تمام احمدی گھر جلائے جا چکے ہیں۔ احمدیوں کے ۸۰ جانور ہلاک کر دیئے گئے۔ ابھی تک کئی احمدی بچے اور عورتیں لاپتہ ہیں۔ اور ان کے بارے میں یہ بھی علم نہیں کہ وہ گھروں میں جل گئے ہیں یا بچ کر نکل گئے ہیں۔ اس سلسلے میں قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس ظالمانہ کارروائی کا بیشتر حصہ پولیس کے چک مذکور میں آ جانے کے بعد عمل میں آیا۔ پولیس کے ساتھ۔ ایس۔ پی۔ ڈی سی اور ڈی آئی جی بھی کل ہنگامہ شروع ہونے کے بعد چک میں آ گئے تھے اور یہ ساری قتل و غارت، غنڈہ گردی اور لوٹ مار ان تمام افسران کی موجودگی اور نگرانی میں کی گئی ہے۔ پولیس نے کل آتے ہی احمدی احباب کو غیر مسلح کر دیا تاکہ وہ اپنا دفاع بھی نہ کر سکیں۔ تیرہ احمدی مردوں کو حراست میں لے کر کھاریاں تھانہ لے آیا گیا ہے جہاں سے انہیں کسی نامعلوم مقام کی طرف بھجوا دیا گیا ہے۔

پولیس ابھی تک چک میں موجود ہے اور اس طرح قتل و غارت، لوٹ مار۔ غنڈہ گردی اور آگیں لگانے کا یہ سلسلہ پولیس کی نگرانی میں ابھی تک جاری ہے احباب اس نازک موقعہ پر اپنے چک سکندر کے مظلوم احمدی بھائی بہنوں کے لئے اللہ کے حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان بے کس۔ بے بس بندوں کی مدد کے لئے خود آئے اور اپنی قدرت سے خود ان کا انتقام لے کہ ہمارا مددگار صرف اسی کی ذات ہے اور ہم صرف اسی سے مدد اور نصرت کے طالب ہیں۔

یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائینگے رشکِ چمن اک دن ۔ ہے قادرِ مطلق یار مرا تم میرے یار کو آنے دو

چک سکندر میں احمدیوں کا داخلہ بدستور بند ہے

سینکڑوں مسلح پولیس والے احمدیوں کو روکنے کیلئے ناکہ بندی کئے ہوئے ہیں

تین افراد کو قتل، دس کو زخمی کرنے، احمدی گھروں کو لوٹنے اور جلانے کے جرم میں ایک بھی شخص کو گرفتار نہیں کیا گیا

چک سکندر کے ۱۳ احمدی احباب ۱۶ر جولائی ۱۹۸۹ء سے گرفتار ہیں

چک سکندر ضلع گجرات میں ۱۶ جولائی ۱۹۸۹ء کو احمدیوں پر بیتنے والی قیامت صغریٰ جس میں دو احمدی مرد اور ایک چھوٹی بچی جاں بحق ہو گئے تھے اور نو دس مزید احمدی زخمی ہوئے اس کی کچھ مزید تفاصیل ناظر امور عامہ نے اشاعت کی غرض سے جاری کی ہیں۔

نظارت امور عامہ نے بتایا ہے کہ سینکڑوں مسلح پولیس والوں اور رینجرز فورس کے جوانوں نے گاؤں کا محاصرہ اس غرض سے کر رکھا ہے کہ کوئی احمدی گاؤں میں داخل نہ ہونے پائے جبکہ دیگر غیر از جماعت افراد کو گاؤں میں آنے جانے کی کھلی چھٹی حاصل ہے۔

احمدیوں کے خلاف اس تمام لوٹ مار اور تین احمدیوں کے قتل، نو دس احمدیوں کو زخمی کرنے، بیشتر احمدیوں کے گھروں کو جلا دینے اور لوٹنے اور اسی لوٹنے سے زائد احمدیوں کے مویشی مار دینے کے جرم میں ابھی تک ایک بھی شخص کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ جبکہ ۱۳۔ احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ناظر امور عامہ نے بتایا ہے کہ اعلیٰ حکام کی طرف سے چک سکندر میں فساد کرانے کے سرغنہ محمد امیر کو یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ کم از کم اس فساد میں مرنے والے غیر از جماعت فرد احمد خان کے چہلم تک کسی احمدی کو چک سکندر میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جائے گی، اور نہ ہی کسی غیر از جماعت کو گرفتار کیا جائے گا۔ فسادیوں کے سرغنہ محمد امیر کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہم کسی احمدی کو گاؤں میں واپس نہیں آنے دیں گے۔

اس وقت چک سکندر کی صورت حال یہ ہے کہ احمدیوں کے بیشتر گھر لوٹے جانے اور ان کو آگ لگائے جانے کے باوجود کسی احمدی کیلئے کسی حکومت کی طرف سے کوئی امدادی کارروائی نہیں کی گئی۔ نہ کوئی ریلیف کیمپ قائم کیا گیا۔ حتیٰ کہ کسی حکومتی فرد یا ادارے کو زبانی ہمدردی کا اظہار کرنے کی بھی توفیق نہیں ملی۔

اس سانحے میں شدید زخمی ہونیوالے مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب کو علاج کے لئے پہلے گجرات کے ہسپتال لے جایا گیا۔ پھر مزید بہتر علاج کی غرض سے ان کو میو ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان کا آپریشن کیا گیا اور وہ ابھی تک انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح دیگر زخمیوں میں سے ایک بزرگ عورت کے جسم سے ۳۲ چھرے نکالے گئے۔ یہ نو دس زخمی مرد عورتیں بچے اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے روبہ صحت ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ جملہ زخمیوں کی صحتیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

نظارت امور عامہ کی طرف سے جو تفاصیل جاری کی گئیں ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۶ر جولائی کو جب فساد ہوا تو تین احمدیوں کے قتل اور احمدی گھروں کی لوٹ مار اور غارت گری کے بعد پولیس نے ۱۳ر احمدی افراد کو گرفتار کر لیا اور دیگر بہت سے احمدی مرد عورتوں اور بچوں کو چک سکندر میں ان کے گھروں سے نکال کر کھاریاں اور گجرات پہنچا کر چھوڑ دیا گیا جبکہ کچھ احمدی افراد خود چک سے نکلے اور ایک تعداد ابھی تک چک سکندر میں موجود ہے۔ یہ تمام احباب اس وقت گجرات، کھاریاں، چک سکندر کے بعض نواحی دیہات اور ربوہ

میں مقیم ہیں۔ ابتدا میں جن احباب کے بارے میں لاپتہ ہونے کی اطلاع تھی۔

خدا کے فضل سے جماعتی ذرائع نے بڑی جدوجہد کے بعد اب تمام احمدیوں کا پتہ چلا لیا ہے اور یہ احباب چک سکندر کے نواحی دیہات کھاریاں۔ گجرات اور ربوہ وغیرہ علاقوں میں مقیم ہیں اور بخیریت ہیں۔

اس ضمن میں یہ بات خصوصی طور پر قابل ذکر ہے کہ چک سکندر کے احمدیوں کی واپسی کے لئے جماعت احمدیہ کے کئی وفود اے سی۔ ڈی سی۔ اور کمشنر کے علاوہ۔ ایس پی اور ڈی آئی جی سے مل کر یہ کوشش کر چکے ہیں۔ کہ بے گھر ہونے والے احمدیوں کو دوبارہ آباد کیا جائے اور انہیں اپنے گھروں میں واپس جانے دیا جائے لیکن حکام کسی احمدی کی بات سننے کے روادار نہیں ہیں نہ بے گھروں کو واپس آنے دیا جا رہا ہے اور نہ ہی کسی احمدی کو چک سکندر میں محصورین سے ملنے دیا جا رہا ہے

اس گاؤں میں پانچ ساڑھے پانچ سو کے قریب گھر ہیں جن میں سے تقریباً ۱۲۵ گھر احمدیوں کے اور باقی دیگر افراد کے ہیں۔ گاؤں کی اس وقت یہ حالت ہے کہ ختم نبوت والے افراد بیج لگائے گلیوں میں گھومتے ہیں اور ہر آنے جانے والے کو چیک کرتے ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ احمدیوں کے جن گھروں کو لوٹا گیا ان میں سے جو سامان ساتھ نہیں لے جایا جا سکا اس کو وہیں کمروں میں ہی نذر آتش کر دیا گیا۔ چند گھروں میں آگ لگنے کی وجہ سے شہتیر جل کر گر گئے ہیں جس کی وجہ سے چھتیں بھی گر پڑی ہیں۔ جبکہ بعض دیگر جلے ہوئے مکانوں کی چھتیں قائم ہیں۔

چک سکندر میں احمدیوں کے ۸۰۔۹۰۔ جانور نہ صرف مار دئے گئے بلکہ ان کو جلا دیا گیا۔ ایسے جلے ہوئے جانوروں کے کئی پنجر گاؤں میں نظر آتے ہیں۔

چک سکندر کے واقعات کی تصاویر حاصل کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ چند دنوں میں حاصل کر کے شائع کر دی جائیں گی۔

چک سکندر کے سانحہ میں داد رسی کے لئے

روزانہ ۱۲ تاریں حکمرانوں کو بھجوائی جا رہی ہیں

ابتک بھجوائی گئی ۲۷ تاروں میں سے کسی کا جواب تو کجا رسید تک نہیں آئی

ناظر صاحب امور عامہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے الفضل کو بتایا ہے کہ ۱۶ جولائی ۱۹۸۹ء کو چک سکندر میں احمدیوں کے ساتھ جو سانحہ ہوا اور جس کے نتیجے میں اب تک سینکڑوں احمدی بے گھر ہیں اس بارے میں کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ڈی آئی جی اور ایس پی صاحبان وغیرہ کو ملنے والے کئی احمدی وفود کے علاوہ وفاقی حکومت اور صوبہ پنجاب کی حکومت کو روزانہ تاریں بھجوائی جا رہی ہیں لیکن اب تک بھجوائی گئی ۲۷ تاروں میں سے ایک کی بھی نہ تو رسید آئی ہے نہ جواب آیا ہے اور نہ کسی قسم کی دلو رسی کی گئی ہے۔

جن حکمرانوں اور افسران کو مسلسل تاریں بھجوائی جا رہی ہیں ان میں پاکستان کے صدر مملکت، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ، وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور گورنر پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب، چیف سیکرٹری و ہوم سیکرٹری پنجاب، کمشنر گوجرانوالہ، ڈی آئی جی گوجرانوالہ ڈویژن ڈپٹی کمشنر گجرات اور ایس پی گجرات ان تمام ارباب اختیار کو تاریں بھجوانے کا سلسلہ مسلسل جاری ہے اور مرکزی و صوبائی حکمرانوں کی طرف سے تغافل اور خاموشی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

چک سکندر میں کسی احمدی کو اپنا لٹا ہوا اور جلا ہوا گھر دیکھنے اور اسے دوبارہ آباد کرنے کی اجازت نہیں۔ پولیس نے گاؤں کا محاصرہ کر رکھا ہے تاکہ کوئی احمدی گاؤں میں داخل نہ ہو سکے۔ تمام متعلقہ حکومتیں خاموشی سے یہ ظلم و ستم ہوتا ہوا دیکھ رہی ہیں

دو احمدیوں کی گرفتاری کے لئے چھاپے

لاہور (نمائندہ) گرین ٹاؤن اور ماڈل ٹاؤن پولیس نے دو احمدیوں مسعود احمد قریشی میکلوڈ روڈ لاہور اور ساجد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور کی تلاش میں ان کے گھروں پر کئی دفعہ چھاپہ مارا جا چکا ہے۔ ان دونوں پر گذشتہ ماہ آرڈیننس کے تحت اذان دینے کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر تبلیغ کرنے کے مقدمات درج ہیں لیکن پولیس پوری کوشش کے باوجود ان دونوں کو گرفتار نہیں کر سکی اور کئی دفعہ ان کے اہل خانہ کو تھانے میں بلا کر تشدد کر چکی ہے۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ دونوں حضرات ملک سے فرار ہو چکے ہیں اور آج کل کسی دوسرے ملک میں پہنچ چکے ہیں۔

ملت لندن 6-21-89

کوئی سچا مذہب اخلاق کے بغیر غیر قوموں میں سرایت نہیں کر سکتا

ایسے لطیف وجود کے طور پر مغربی قوموں پر ظاہر ہوں کہ آپ کا اخلاق اثر کئے بغیر نہ رہے

احتیاط سے چناؤ کرتے ہوئے مغربی قوموں کی اچھی باتوں کو اپنائیں

اگر آپ نے اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کی تو مغرب آپ کو لازماً تبدیل کر دے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ بتاریخ ۱۶ جون ۱۹۸۹ بمقام ٹورنٹو (کینیڈا) کا خلاصہ

حضور انور نے فرمایا۔

سورۃ الرحمان میں ایسے دو سمندروں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ جن کے متعلق قرآن کریم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ وہ ایک دن آپس میں ملنے والے ہیں قرآن کریم کے بیان کے مطابق ان دونوں سمندروں کے پانی کا مزہ مختلف ہے ایک کڑوا کسیلا اور دوسرا میٹھے پانی کا سمندر ہے جہاں تک واقعاتی دنیا کا تعلق ہے دنیا میں میٹھے پانی کا کوئی سمندر نہیں۔ سمندر کے پانی کڑوے ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے جن دو سمندروں کا ذکر کیا ہے ان سے انسانی تہذیبی اور مذہبی سمندر مراد ہیں اور قرآن کریم نے انصاف کی نظر سے دونوں کی خوبیوں کا بھی ذکر فرما دیا کہ دونوں میں ہی موتی۔ مچھلیاں اور دیگر انسانی ضرورت کی مفید چیزیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دونوں کا مزہ، رنگ اور مزاج مختلف ہیں۔ قرآن کے بیان کے مطابق ایک موقع پر سمندر ملنے والے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا ہوگا اور اس عظیم الشان اختلاط کے کیا نتائج ظاہر ہوں گے! آج میں اُن سے متعلق آپ سے گفتگو کرنی چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا میرے نزدیک یہ سمندر دین حق کا سمندر ہے جس کا مذہب دنیا سے یا دین حق سے مخالفت رکھنے والے مذاہب سے ایک موقع پر ٹکراؤ اور اختلاط ہونے والا ہے۔ اس پیشگوئی کا تعلق روحانی اخلاقی اور اس کی بنیادی بقا کیلئے یہ سمندر فنکوا پ گھاٹا پانے والا ہوگا اور میٹھے اور کھارے کا وہ فرق نہیں رہے گا جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ اس وقت یہ خیال کر لینا کہ نیکیاں کسی ایک کے حصے میں رہ گئی ہیں اور بدیاں دوسرے کے حصے ہیں۔ یہ غلط ہوگا۔ ایسے موقع پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انتظام ہوگا کہ دین حق کا سمندر ازسر نو اپنے غلبے کے لئے زور مارنا شروع کرے اور وہ وقت میرے نزدیک آج کا وقت ہے۔ اگر نظریاتی دنیا سے اُتر کر واقعاتی دنیا میں سچائی کی نظر سے آپ اس دنیا کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت اپنی جگہ رہے گی کہ انسان ایک دوسرے سے بالکل مشابہ ہو چکے ہیں۔ دین حق کے پیروکار ممالک میں بھی اسی طرح بد اخلاقیاں ہیں جس طرح غیر دنیا میں بد اخلاقیاں ہیں۔ کچھ پہلو کسی ایک کے زیادہ خراب ہیں کچھ پہلو کسی دوسرے کے زیادہ خراب ہیں

۔ لیکن بالعموم انسان ایک جنس بن چکا ہے۔

پس دو سمندر جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے، یہ دو طریق سے مل سکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ مشرقی مذاہب سے تعلق رکھنے والے سمندر جب مغربی مذاہب کے ساتھ آپس میں اختلاط کریں تو دونوں اپنی اپنی بُرائیاں دوسرے میں سرایت کر دیں اور ایک یہ پہلو بھی ہوسکتا ہے کہ نسبتاً جو اچھی باتیں کسی ایک سمندر کا خاصہ دکھائی دیتی ہیں وہ دوسرے سمندر میں سرائیت کرنے کی کوشش کریں۔ یہ نہایت ہی حساس مقام ہے۔ اس مقام پر جماعت احمدیہ کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے کہ جہاں جہاں دینِ حق کا سمندر غیر دینی اقدار سے ملتا ہے وہاں ہمارے دین کا سمندر نیکیاں سرائیت کرنے والا سمندر اور بدیاں قبول کرنے والا سمندر نہ بنے۔ چنانچہ وہ احمدی جوان سمندروں میں بس رہے ہیں اور جہاں جہاں احمدیت سرایت کر رہی ہے وہاں فیصلہ کُن امر یہ ہوگا کہ ہم اپنی اخلاقی اور روحانی قدروں کو اُن سمندروں میں سرایت کرنے والے بن رہے ہیں جن کے ساتھ ہمارے رابطے ہو رہے ہیں یا اُن کی قدروں کو اپنانے والے بن رہے ہیں۔ اس صورت میں پھر قرآن کریم کی اس انتہائی منصفانہ وضاحت کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ باوجود اس کے کہ آپ دینِ حق کے سچے علمبردار ہیں یہ کہہ دینا کہ آپ صرف خوبیاں رکھتے ہیں اور بدیاں نہیں رکھتے اور غیر کلیتہً بدیوں کے علمبردار اور خوبیوں سے محروم ہیں، یہ درست نہیں۔ ان قوموں میں بہت سی خوبیاں ایسی ہیں جو موتیوں کی طرح چمک رہی ہیں اور انسانی زندگی کی بقا کے لئے مچھلیوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ تمام کائنات کی بقا سمندروں پر منحصر ہے اور ہر توانائی کا اصل سرچشمہ ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے نہایت گہری بنیادی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے تو انسان کی ایک ایسے زمانے سے ہے جہاں انسان بحیثیت انسان کھاری پانی کا سمندر سمجھ رہے ہیں، یہ بھی کچھ نہ کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ مذہبی جنونیوں کی طرح سچائی کو اپنا کر باقیوں کو اس سے کلیتہً محروم کرنے کی بجائے سچائی کے پرستار ہوتے ہوئے اس کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو جائیں کہ حقیقتوں کو تسلیم کرنے کی صلاحیت آپ کے اندر پیدا ہو۔ بُرے کو بُرا اور اچھے کو اچھا دیکھنے یا تسلیم کرنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں، اس پہلو سے سائنسی WAVE SYSTEM لہری نظام سے آپ کو سبق سیکھنا چاہیئے

حضور انور نے اسی ضمن میں OSMOTIC PRESSURE کے قانون کا بھی ذکر فرمایا۔ جس کی رُو سے دو مائع چیزوں کے ملاپ کے وقت زیادہ نمکیات والی مائع چیز کم نمکیات والی چیز کا اثر قبول کرتی ہے۔ حضور انور نے دنیا میں ہر قسم کی زندگی کا انحصار اسی بنیادی قانون پر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا یہ بھی ایک کرشمہ ہے کہ جو دو مثالیں دی ہیں ان میں دینِ حق کی مثال ایسے میٹھے پانی سے دی ہے جس میں نمکیات کا جزو کم ہے، گویا اسے اثر قبول کرنے والا نہیں بلکہ اثر دینے والا بنا دیا اور یوں ہمارے مذہب کی آخری فتح کی خوشخبری بھی اس میں عطا کر دی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ جو یہاں آتے ہیں یا دوسرے ملکوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں، آپ کے لئے ناممکن ہے کہ ماحول سے زندگی کی قوتیں حاصل کئے بغیر یہاں اپنے وجود کو قائم رکھ سکیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے اس نظامِ انہضام کو پیش نظر رکھیں کہ جو چیزیں صحت کے لئے قابل قبول بھی ہیں وہ بھی براہ راست جسم کا حِصّہ نہیں بنا کرتیں بلکہ ایک نظام میں سے گذر کر وہ جزو ہونے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں۔ تو پھر ان کو اجازت ملتی ہے کہ وہ جسم کا حِصّہ بنیں، اس لئے خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے قانون پر آپ غور کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں چونکہ دو نظاموں کے ملنے کا سوال ہے اس لئے دو قانون خاص طور پر مَیں آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے یہ کہ آپ نے لازماً ان میں سرایت کرنا ہے۔ اس پہلو سے آپ کا مزاج لطیف ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کا مزاج کثیف ہو تو یہ قومیں آپکو ردّ کر دیں گی

حضور انور نے فرمایا کہ مزاج کی لطافت سے مراد یہ ہے کہ آپ کے اندر اخلاق ایسے لطیف ہوں کہ نفرت کرنے والوں کے اندر بھی سرایت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ان معنوں میں آپ کا سمندر میٹھے پانی کا سمندر بنا رہے گا اور ان معنوں میں آپ ان قوموں میں نفوذ کرنے کی ابتدائی شرط پوری

کرنے والے ہونگے۔ جہاں تک مَیں نے جائزہ لیا ہے دنیا کا کوئی سچا مذہب اخلاق کے بغیر غیر قوموں میں سرایت نہیں کر سکتا۔ اعلیٰ اخلاق ہی تھے جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان کامیابی کا موجب بنے۔ وہ اخلاق چونکہ قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ اس طرح مل جل گئے تھے کہ یہ ناممکن تھا کہ وہ اخلاق تو سرایت کریں اور قرآنی تعلیم سرایت نہ کرے۔ اس لئے جہاں جہاں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق داخل ہوئے وہاں لازمی طور پر قرآن کریم کی تعلیم بھی داخل ہوئی۔ اس راز کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یوں بیان کیا ہے کہ آنحضرت کے اخلاق قرآن کریم کے مطابق تھے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں کے بعد اگر کسی قوت سے کام لیا ہے جس نے مخالفانہ طاقتوں پر کامل غلبہ پالیا تو وہ اخلاق ہی کی قوت تھی۔ اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ نے جو عارفانہ نظر سے دین حق کے اوّلین دَور کے غلبے کا تجزیہ فرمایا وہاں سب سے پہلے دعا کو رکھا اور پھر اخلاق کو اور بار بار اس بات پر زور دیا کہ اگر تم اخلاقِ فاضلہ سے کام نہیں لو گے تو تم دنیا میں کبھی بھی پنپ نہیں سکتے، کجا یہ کہ دوسروں پر غالب آجاؤ۔ پس آپکا ایک پہلو سے یہ فرض ہے کہ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں اور ایک ایسے لطیف وجود کے طور پر ان قوموں پر ظاہر ہوں کہ جس کی پاکیزگی سرایت کئے بغیر نہ رہ سکے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ ہی آپکے نظریات بھی ان لوگوں میں نفوذ پانے لگیں اور یہی وہ طریق ہے جس کے ذریعے دراصل روحانی قومیں غالب آیا کرتی ہیں۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: دوسرا پہلو یہ ہے کہ SELECTIVE ہو کر یعنی احتیاط کے ساتھ چناؤ کرتے ہوئے ان کی اچھی باتوں کو اپنائیں اور ہضم کرنے سے پہلے دینی تعلیم کے مطابق ڈھال کر ان کو صاف ستھرا کرکے اپنے وجود کا پاکیزہ حصہ بناتے ہوئے ان کو ہضم کریں۔ اس پہلو کو مغربی ملکوں میں بسنے والی جماعتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ ایک دوسرا پہلو جس کی طرف مَیں متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب آپ اخلاقی قدروں کو ہی نہیں بلکہ ان کے افراد کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کریں گے تو اس وقت بھی یہی اصول کارفرما ہونا چاہیئے۔ جب مغربی قوموں سے لوگ آپ کے اندر داخل ہوتے ہیں تو ان کو اپنے دین میں ڈھالنا بہت ضروری ہے۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو پھر یہ اپنے اثرات آپ کے اندر داخل کرکے آپ کو کھینچ کر اپنا وجود بنالیں گے۔ کیونکہ جب وسیع پیمانے پر اختلاط ہوگا، تو لازماً اس کے نتیجے میں یہ جدوجہد پیدا ہونے والی ہے۔ یا آپ ان کے ہو جائیں گے یا یہ آپ کے ہو جائیں گے۔ ایسے موقع پر قرآن کریم نے تسبیح و تحمید اور استغفار کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اس بات کا پوری طرح شعور حاصل کر لو گے کہ خدا برائیوں سے پاک ہے اور تم خدا کی طرف بلا رہے ہو لازماً تمہیں آنے والوں کو برائیوں سے پاک کرنا چاہیئے۔ اور اگر تم نے خود اپنے آپ کو برائیوں سے پاک نہ کیا تم خدا کی طرف بلانے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے اور پھر تمہارا داعی الی اللہ بننے کا حق ہی نہیں رہتا۔

حضور انور نے فرمایا۔ پس ضروری ہے کہ تم خدا سے دعا اور استغفار کرکے استغفار کے ذریعے مدد مانگو اور اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرتے رہو کہ اے خدا! ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کر لی لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہم خود کمزور ہیں، جب ہم نے اقرار کرلیا کہ تیرے سوا کوئی پاک نہیں تو ہم بھی تو پاک نہیں۔ اس لئے ہماری کوششوں سے پاکی کسی کو عطا ہو جائے، یہ ممکن ہی نہیں جب تک تیری مدد شاملِ حال نہ ہو۔

حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا یہ وہ طریق ہے جس پر ہمیں مغرب میں زندہ رہنا ہے۔ اگر ہم نے اس طریق کو اختیار نہ کیا تو یہ دو سمندر جو مل رہے ہیں انہوں نے قانون قدرت کے مطابق ان پر ضرور عمل پیرا ہونا ہے۔ اگر آپ سرایت کرنے والے نہ بنے تو یہ آپ میں سرایت کر جائیں گے۔ اگر آپ نے ان کے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا نہ کی تو یہ لازماً آپکو تبدیل کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بھی بہت ہی بنیادی اور اہم بات ہے کہ بہت سے ایسے نئے گھرانے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں جن کا پس منظر مشرقی ہے اور مشرقی پس منظر لازماً دینی نہیں ہے۔ اس لئے خطرہ یہ ہے کہ آپ مشرقی پس منظر کی برائیوں کو لے کر یہاں آئیں اور یہ ان کو اپنا دینی پس منظر سمجھتے رہیں اور دین حق کے خلاف ردِّ عمل دکھائیں اور پھر یہ بھی خطرہ ہے کہ اس مشرقی پس منظر کی بعض روایات ادنیٰ ہوں اور زندہ رہنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہوں اور خود آپ اس بارے میں ابہام کا شکار ہو چکے ہوں۔ آپ کو یہ نہ پتہ ہو کہ یہ دینِ حق نہیں ہے بلکہ بعض مشرقی قدریں ہیں اور ان کی متقابلتہً اعلیٰ قدروں سے شکست کھا کر آپ ایک احساس کمتری میں مبتلا ہو جائیں۔ اس لئے بہت ہی اہم بات یہ ہے کہ دین کو الگ رکھیں اور مشرقی روایات اور مشرقی قدروں کو الگ رکھیں۔ اپنے دین کے اخلاق سے مزین ہوں، کیونکہ ان میں عالمی ہونے کی صلاحیت موجود ہے اور کوشش کریں کہ ان کی بدیوں سے متاثر نہ ہوں لیکن بدیوں سے اگر آپ نے متاثر نہیں ہونا تو لازم ہے کہ ان کی خوبیوں کا بھی اعتراف کریں ورنہ یہ لوگ آپ کو متعصب اور جاہل اور اندھے سمجھیں گے۔ مثلاً سچائی کا جہاں تک تعلق ہے، اس امر میں کوئی بھی شک نہیں کہ عیسائی ممالک میں زیادہ سچائی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے ہر احمدی کو تسلیم کرنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کرنا چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ اس احساس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے کہ تمام سچائیوں کا سرچشمہ ہمارا دین ہے۔ انسانی صورت میں اگر کوئی دین حق کا مجسمہ تھا تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا وہ صحابہ تھے جن کو آپؐ نے پیدا فرمایا۔

پھر حضور انور نے ان قوموں میں ایفائے عہد، حسنِ ظن، عدم تجسس وغیرہ خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ ساتھ ان میں بڑی خطرناک بدیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے آپ کو چناؤ کرنا پڑے گا۔ ان کی خوبیوں کا اعتراف کرنا ہوگا۔ ان کی خوبیاں نیکی کی بات ایمان والے کی گمشدہ متاع ہے، کے اصول کے تابع قبول کریں۔ کیونکہ ہر سچائی کا منبع اگر دینِ حق ہے تو جو سچائیاں یہاں بکھری پڑی ہیں، آپ ان سے کیسے نفرت کر سکتے ہیں وہ آپ کے دین ہی کی سچائیاں ہیں۔ انہیں آپ کو اپنانا پڑے گا۔ ان کی خوبیوں کا اعتراف کرنا ہوگا۔ اور اس سے وہ آپ کے اندر زیادہ دلچسپی لیں گے۔ کیونکہ اثرانداز کرنے والی سب سے بڑی طاقت سچائی ہوا کرتی ہے۔ اگر احمدیوں میں یہ قومیں سچے لوگوں کو دیکھیں تو لازماً یہ قومیں آپ کی طرف عظمت اور احترام سے دیکھنے لگیں گی۔ پس اس پہلو سے آپ کا روحانی طور پر نفوذ کرنا اور پھیلنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بچوں کے ذریعہ آپ ضرور پھیلیں، کوئی اس سے آپ کو منع نہیں کرتا بلکہ میں تو تحریک کر رہا ہوں کہ وقفِ نو کی خاطر بھی بچے پیدا کریں۔ لیکن بچوں کے ذریعے پھیلنا کافی نہیں ہے۔ آپکی جسمانی پیدائش تعداد میں برکت تو دے سکتی ہے مگر آپ کے نظریئے کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کر سکتی۔ اگر اس سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ روحانی طور پر بڑھنا نہ سیکھیں تو یہ قومیں اگر آپ پر غالب نہیں آئیں گی تو آپ کی نسلوں پر غالب آجائیں گی۔ اس راز کو آپ کو سمجھنا چاہیئے۔ یہ زندگی کا راز ہے۔

آپ کو روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر صاحب نفوذ بننا ہوگا۔ ان کو کھینچنے کا اصل گر آپ کے لطیف اعلیٰ قدروں والے اخلاق ہیں جو آپ کے دین کے بنیادی اصولوں پر قائم ہوں اور اس کی تعلیمات آپ کا وجود بن چکی ہوں اور آپ کے خلق اور آپ کے دین میں کوئی فرق نہ رہے۔ بالکل اسی طرح جس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ قرآن تھے۔ پس آپ اپنے اخلاق کی ڈوریاں ان پر پھینکیں، آپ کے اخلاق کی باریک اور نازک ڈوریاں ہیں جنہوں نے ان قوموں کو باندھنا ہے۔ اور باندھ کر سچائی اور خدا اور خدا کے رسول کے قدموں میں لا ڈالنا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی طاقت آپ کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے اخلاق کی کمندیں ڈال کر ان قوموں پر قبضہ کریں ورنہ یہ قومیں آپ پر قبضہ کر لیں گی، اور آپ کی نہیں تو آپکی اگلی نسلوں کی حفاظت اور بقاء کی پھر کوئی ضمانت نہیں دی جا سکے گی۔

"وفا کا امتحاں لینا تجھے کیا کیا نہ آتا ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ منظوم کلام جلسہ سالانہ امریکہ کے موقعہ پر بزبانی ظفر احمد سرور پڑھا گیا

تری راہوں میں کیا کیا ابتلاء روزانہ آتا ہے
وفا کا امتحاں لینا تجھے کیا کیا نہ آتا ہے

اُحد اور مکّہ اور طائف انہی راہوں پہ ملتے ہیں
انہی پر شعبِ بُوطالب بے آب و دانہ آتا ہے

کنارِ آب جو تشنہ لبوں کی آزمائش کو
کہیں کرب و بلا کا اک کڑا ویرانہ آتا ہے

پشاور سے انہی راہوں پہ سنگلستانِ کابل کو
مرا شہزادہ لے کر جان کا نذرانہ آتا ہے

جہاں عشق و صفا کے جرم میں سنگسار کرتے ہیں
تو ہر پتھر دمِ تسبیح دانہ دانہ آتا ہے

جہاں اہل جفا، اہل وفا پر وار کرتے ہیں
سرِ دار اُن کو ہر منصور کو لٹکانا آتا ہے

جہاں شیطان مومن پر رمی کرتے ہیں وہ راہیں
جہاں پتھر سے مردِ حق کو سر ٹکرانا آتا ہے

جہاں پیرانِ باطل عورتوں پر وار کرتے ہیں
نرِ مردان کو یہ شیوۂ مردانہ آتا ہے

یہی راہیں کبھی سکھّر کبھی سکرنڈ جاتی ہیں
انہی پر پنّوں عاقل وارہ اور لڑکانا آتا ہے

کبھی ذکرِ قتیلِ حیدرآباد ان پہ ملتا ہے
کہیں نوّابشاہ کا دکھ بھرا افسانہ آتا ہے

کہیں ہے کوئٹہ کی داستانِ ظلم و سفّاکی
کہیں اوکاڑہ اور لاہور اور چُنیّانہ آتا ہے

کہیں ہے ماجرائے گجرانوالہ کی لہو پاشی
کہیں اک سانحہ ٹوپی کا سنّا کانہ آتا ہے

خوشاب اور ساہیوال اور فیصل آباد اور سرگودہا
بلائے ناگہاں اک نِت نیا مولانا آتا ہے

معابد سے مٹا کر کلمۂ توحید آئے دن
شریروں کو عبادُاللہ کا دل برمانا آتا ہے

یہ کیا انداز ہیں کیسے چلن ہیں کیسی رسمیں ہیں
انہیں تو ہر طریقِ نامسلمانانہ آتا ہے

بگولے بن کے اُڑ جانا روشِ غول بیاباں کی
ہمیں آبِ بقا پی کر امر ہو جانا آتا ہے

ہماری خاکِ پا کو بھی عدو کیا خاک پائے گا
ہمیں رُکنا نہیں آتا اسے چلنا نہ آتا ہے

اسے رُک رُک کے بھی تسکین جسم و جاں نہیں ملتی
ہمیں مثلِ صبا چلتے ہوئے سستانا آتا ہے

تصوّر ان دلوں جس رہ سے بھی ربوہ پہنچتا ہے
تعجب ہے کہ ہر اس راہ پر نشکانہ آتا ہے

کبھی یادوں کی اک بارات یوں دل میں اترتی ہے
کہ گویا رندِ تشنہ لب کے گھر مے خانہ آتا ہے

عجب مستی ہے یادِ یار مے بن کر برستی ہے
سرائے دل میں ہر محبوب دل رِندانہ آتا ہے

وہی رونا ہے ہجرِ یار میں بس فرق ہے اتنا
کبھی چھُپ چھپ کے آتا تھا اب آزادانہ آتا ہے

کیا آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کا تحریک جدید کا کھاتہ بحال کروا چکے ہیں ؟

ظلم کی داستان مظلوموں کی زبانی

★ ننکانہ صاحب میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے مظالم سے متاثر ہونے والے ایک احمدی مکرم ماسٹر محمد اشرف نور صاحب اپنے خط محررہ 13-4-89 میں ان واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" ننکانہ کے شرپسندوں نے 11 تاریخ کو مسجد پر حملہ کر کے بلب جہاں توڑ دیں اور کلمہ طیبہ کا بورڈ جو مسجد میں آویزاں تھا اتار کر لے گئے۔ یہ تقریباً ½2 بجے کی بات ہے۔ اس سے پہلے ہم ½1 بجے نماز ظہر پڑھ کر گھر چلے گئے تھے۔ مسجد میں صرف خادم مسجد اللہ دتہ تھا۔ رات 7 بجے غیر احمدیوں کی مسجد سے اعلان ہوا کہ صبح 12 تاریخ کو کالج کی طلبہ تنظیمیں ایک احتجاجی جلوس نکالیں گی۔ ہم نے آس پاس کے احمدی دیہات سے خدام منگوانے شروع کر دیئے لیکن کوئی نہ پہنچ سکا۔ خاکسار کی 12 تاریخ کو تبلیغ کیس میں پیشی تھی۔ وہ میں بھگتا کر جلدی جلدی مسجد پہنچا۔ پولیس کا مسجد کے آس پاس پہرہ تھا۔ ہم صرف پانچ افراد ڈاکٹر عبدالغفور سرگودھے والے، ان کا داماد سلطان احمد، مسجد کا خادم اللہ دتہ، خاکسار کا بھائی مبشر تنویر اور خود خاکسار محمد اشرف نور تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد مجسٹریٹ آیا کہ تم لوگ مسجد کو چھوڑ دو۔ ہم نے کہا کہ ہم ہرگز مسجد کو نہیں چھوڑیں گے ...... ½9 بجے جلوس ہمارے خلاف نعرے لگاتا ہوا آیا اور آتے ہی مسجد پر پتھراؤ کرنا شروع کر دیا انہوں نے مسجد کے دروازے توڑ دیئے اور اندر آ کر ہمیں پیٹنا شروع کر دیا۔ مظاہرین مسلح تھے۔ ہمارے تین خادم تو مسجد سے مار کھاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ میں اور مسجد کا خادم مسجد کے اندر پھنس گئے۔ لوگوں نے مسجد کے اوپر چڑھ کر مسجد کا سپیکر اور پنکھے توڑنا شروع کر دیئے۔ ہم اس وقت مسجد سے نکلے جب ہم نے دیکھا کہ مسجد کی چھت گرنے والی ہے۔ وہاں سے نکل کر میں نے ایک غیر احمدی کے گھر میں پناہ لی ..... شرپسندوں نے تقریباً تمام مکان جلا دیئے ..... ہمارے لئے یہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ..... ننکانہ کے وہ افراد جن پر جھوٹے مقدمات درج ہیں، اللہ تعالیٰ ان مقدمات کو دفع فرمائے کیونکہ جس مجسٹریٹ کے پاس ہمارے کیس ہیں وہ بہت متعصب ہے۔ ختم نبوت کی کانفرنسوں میں شرکت کرتا ہے۔"

★ ننکانہ صاحب سے مکرم داؤد احمد صاحب شاکر اپنے ایک تازہ مکتوب محررہ 18-4-89 میں رقمطراز ہیں۔

" اس سلسلہ کے ٹھیکیداروں نے قرآن مجید کے جلائے جانے کا بہانہ بنا کر نقش ہائے ننکانہ صاحب کے تمام احمدی گھروں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ ختم نبوت کے ٹولے کے عزائم کو مدنظر رکھتے ہوئے وقوعہ کے روز 12-4-89 کو صبح ½7 بجے بذریعہ ٹیلیفون AC اور DSP ننکانہ سے رابطہ پیدا کیا گیا لیکن انہوں نے حوصلہ افزا جواب دیا کہ فکر نہ کریں۔ ختم نبوت والوں نے بات کو قسم کھا کر یقین دلا دیا تھا کہ ہم صرف احتجاجی جلوس نکالیں گے چنانچہ قسم کو بھول کر انہوں نے گھروں کو جلانا شروع کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باقاعدہ پروگرام بنا کر حملہ آوروں کو گروپوں کی شکل میں ترتیب دیا گیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں سارے احمدی گھروں کو جلا کر خاک کر دیا ..... خاکسار نے ابھی چار ماہ پیشتر نیا مکان تعمیر کیا تھا ..... ابھی اس مکان کا 55 ہزار

قرض واجب الادا تھا کہ اسلام کے نام نہاد ٹھیکیداروں نے ۱۵-۶-۸۹ کو مکان کو شدید نقصان پہنچایا۔ مکان کے دو کمروں کی چھت اور فرش بالکل خراب ہو چکا ہے اور گھر کا ہر قسم کا اثاثہ نذر آتش ہو گیا۔ خاکسار کا ذاتی ریکارڈ بھی ضائع ہو گیا۔ ..... ظالموں نے ہمارے صرف زیب تن کپڑے چھوڑے اور ہر قسم کے پارچہ جات نذر آتش کر دیئے..... خاکسار کے پاس گھر پر کسی غیر احمدی کا موٹر سائیکل پڑا ہوا تھا۔ حملہ سے ۱۰ منٹ پہلے وہ نکلوایا گیا جس کی وجہ سے وہ غیر احمدی بہت متاثر ہوا۔"

★ — مکرم مبشر تنویر صاحب ننکانہ صاحب میں احمدیوں کے گھروں کو جلائے جانے کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خط محررہ 4-17-89 میں لکھتے ہیں کہ :-

"ننکانہ صاحب میں جو کچھ ہوا۔ اس اہم واقعہ کو شاید ساری زندگی یاد رکھوں اور کبھی بھی بھول نہ پاؤں۔ حضور پر نور! ہم نے اپنے گھروں کو چھوڑ کر مسجد کی حفاظت کی اور جتنا جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں نے کیا مسجد میں میرے ساتھ لگ بھگ چار خادم و انصار تھے۔ جس میں میرا بڑا بھائی بھی شامل تھا۔ ۱۲-۴-۸۹ کی صبح 9 بجے مسجد پر حملہ ہوا۔ حملے سے دس پندرہ منٹ پہلے پولیس کے افسران نے ہم سے کہا کہ تمام لوگ مسجد سے چلے جائیں۔ لیکن ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے مسجد نہیں چھوڑنی۔ جلوس مسجد کے دروازے توڑ کر اندر داخل ہوا اور توڑ پھوڑ کے علاوہ ہم لوگوں کو بھی بُری طرح مارا اور پیٹا گیا اور دوسرے لوگوں کی طرح میرا بھی سر پھٹ گیا لیکن جب مجھ میں ہمت نہیں رہی تو پھر میں نے بھاگ کر جان بچائی اور ایک غیر احمدی گھرانے میں داخل ہو گیا۔ خدا ان کا بھلا کرے کہ انہوں نے مجھے پناہ دے دی اور سر پر پٹی بھی کر دی ...... جب جلوس مسجد کو توڑ پھوڑ کر چلا گیا تو میں واپس گھر میں آیا تو گھر کا سارا سامان جلا پڑا تھا۔ یہ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ میرے احساسات کیا ہو سکتے ہیں۔"

★ — مکرمہ نعیمہ داؤد صاحبہ صدر لجنہ ننکانہ صاحب اپنے خط محررہ 5-14-89 میں ننکانہ صاحب میں احمدیوں پر توڑے جانے والے مظالم کی تفاصیل لکھتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ :-

• انتظامیہ کی تسلی سے ہم گھروں میں آرام سے بیٹھے ہوئے تھے کہ ۱۰ منٹ پہلے ہمیں (نو بجے) اطلاع ملی کہ میرے بھائی کے گھر کو اور مسجد کو جلا دیا ہے۔ میں نے جلدی میں ایک بستر کی چادر اٹھائی اور اوڑھ کر اپنے بھائی کے گھر جانے لگی۔ میرے میاں داؤد احمد شاکر صاحب نے چھت پر چڑھ کر دیکھا کہ مرزا الطاف الرحمان کے گھر کی طرف سے شعلے اُٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تم جلدی بچوں کو لیکر کہیں چلی جاؤ۔ شہر کی طرف نہ جانا اور میں گھر پر رہتا ہوں میں اپنے تینوں بچوں کو ساتھ لیکر اسی چادر کے ساتھ نکلی۔ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کدھر جاؤں۔ خدا تعالیٰ نے نہ جانے مجھ میں کہاں سے ہمت ڈال دی اور عقل دی۔ میں نے فوراً کھالوں کو چھوڑا اور آدھ میل پر گندم کے کھیتوں کی طرف نکل گئی۔ ادھر بچے شہر سے دھوئیں کے بادل دیکھ کر رو رہے تھے کہ امی! جاؤ ابو کو بھی لے آؤ۔ چنانچہ میں پھر گھر کی طرف بھاگی۔ ابھی جلوس ہمارے گھر نہیں پہنچا تھا۔ دیکھا تو داؤد صاحب گرم گرم دودھ سنبھال رہے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ جلدی نکل آؤ مجھے کہنے لگے کہ تم بچوں کے پاس چلی جاؤ چنانچہ پھر میں واپس بچوں کی طرف بھاگی جا رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنے گھر کی طرف دیکھتی جا رہی تھی۔ جب جلوس بالکل ہمارے گھر کے پاس آنے والا ہی تھا تو ہمارے ہمسائے کے ایک رحم دل آدمی نے بازو پکڑ کر داؤد صاحب کو گھر سے نکالا۔ تین سیکنڈ کے بعد ہمارے گھر پر حملہ ہو چکا تھا۔ چونکہ داؤد صاحب ساتھ والے گھر میں چھپ گئے انہوں نے بتایا کہ میں توڑ پھوڑ کی آواز سنتا رہا اور ان کے غلیظ نعرے بھی تقریباً ایک گھنٹہ بعد جب سارا سامان جل کر راکھ ہو گیا تو پھر تسلی سے

گئے۔ اور ساتھ والے گاؤں میں بچوں کو چھوڑ کر جب میں واپس آئی تو دور دور سے شعلے اُٹھ رہے تھے اور نیا مکان کچھ اور ہی شکل اختیار کر گیا...... میں جلتی آگ میں اپنے گھر میں داخل ہو گئی۔ اس وقت محلے کے لوگ بھی تھے۔ میں گھبرائی ہوئی تھی۔ داؤد مجھے نہیں مل رہے تھے۔ میں اِدھر اُدھر بھاگی پھر رہی تھی کہ اچانک ایک عورت نے میرے کان میں کہا کہ داؤد صاحب کو میں نے اپنے گھر چھپایا ہوا ہے۔ میں نے اسی وقت تھوڑا سا فرش ہاتھوں سے صاف کیا اور دو نفل زمین پر ہی ادا کیئے اور اٹھ کر خود ہی پتیلی اٹھا کر آگ پر پانی ڈالنی جاؤں۔ تن پر جو کپڑے تھے وہ بھی خراب کر لیئے۔ اسی طرح دوپہر کا ڈیڑھ بج گیا اور میں وضوء کرنے بیٹھ گئی۔ جب میں نے وضوء کرتے ہوئے کلمہ پڑھا تو میرے گھر میں موجود ایک آدمی کہنے لگا: سمجھ نہیں آ رہی۔ کلمہ تو ہمارا ہی پڑھ رہی ہے۔ خیر وضوء کے بعد میں نے نماز پڑھی۔ ابھی نماز ختم نہیں ہوئی تھی کہ گھر میں موجود لوگوں نے ملبے سے قرآن نکالا۔

پیارے حضور! اس وقت میرا صبر کا بندھن ٹوٹ گیا۔ محلے والے لوگ میرا حشر دیکھ رہے تھے اور میرے منہ پر یہی جملہ تھا کہ لوگو! مجھے سامان کی پرواہ نہیں۔ مجھ سے یہ قرآن مجید کا حشر نہیں دیکھا جا رہا۔ محلے والے لوگ بھاگم بھاگ میری آواز پر دوبارہ اکٹھے ہو گئے۔ ان کی موجودگی میں ایک اور تاج کمپنی کا قرآن مجید نکالا۔ ایک قرآن مجید ہمارے ایک شاگرد کا نکلا جو میری رائی سے پڑھ کر گیا (وہ لڑکا ننکانہ کے ایک ڈاکٹر عبد الحئی صاحب کا ہے) ڈاکٹر صاحب کی بیگم ہمارے گھر پہنچی اور انتہائی

اور صبر کرنے کی تلقین کی اور ساتھ ہی آدھا جلا ہوا قرآن مجید ساتھ لے گئی۔ اس نے اکثر لوگوں کو ٹیلیفون پر گھر آنے کی دعوت دی کہ جو بھی گھر آ کر میرے بیٹے کا قرآن مجید دیکھو جو کہ نعیمہ کے گھر جلا ہے فوٹوگرافر پہنچ گئے۔ حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ اکثریت جلد گھر آ کر لوگوں کی موجودگی میں لعنتیں اور گالیاں دینے لگ گئی۔

S.P اور D.S.P موقع پر گھر آئے۔ اس وقت داؤد صاحب ان کے گھر سے نکلے تو فوٹوگرافر نے وہی قرآن مجید دکھایا۔ سنا سے نیل سکے

لوگوں نے ہمارے گھر سے قرآن مجید منگوایا۔ مجھے ملبہ کے نیچے سے ایک چنگیر نظر آئی جو کہ صاف تھی۔ میں نے اس چنگیر میں رکھ کر قرآن مجید بھیجا۔ وہ طرف لوگوں کو (بازار میں) کہنے لگا کہ دیکھو عزت دینے والے چنگیر میں رکھ کر جلے ہوئے قرآن کو بھیج رہے ہیں اور جو جھوٹی افواہ لیکر نکلے تھے وہ قرآن مجید کی بے حرمتی کر گئے ......

★ — ننکانہ صاحب سے مکرمہ خولہ تبسم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب ننکانہ میں احمدیوں کے گھر اور مسجد پر حملے کی روئیداد بیان کرتی ہوئی لکھتی ہیں کہ:-

• ۱۲ اپریل کو صبح جب ہم جاگے تو معلوم ہوا کہ قادیانیوں کے خلاف جلوس نکالے جائیں گے تو ہم یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ جانی اور مالی اتنا نقصان کر دیں گے۔ ایک دم جلوس شعلوں سے بھڑکتا ہوا ہمارے گھر کی طرف آ گیا۔ ہم جلدی سے گھروں سے بھاگ اُٹھے۔ ہمارے ہمسایوں نے ہمیں پناہ دی۔ جب پہلے وہ مسجد میں گئے تو انہوں نے مسجد کے مینار گرائے تو میری والدہ محترمہ نے میرے ابا جان کو کہا کہ مسجد کی حفاظت کیلئے جیسے بھی ہو سکے ضرور جائیں تو میرے ابا جان اور میرے بہنوئی سلطان احمد صاحب مسجد کی حفاظت کیلئے چلے گئے تو انہوں نے ان دونوں کو بہت مارا پیٹا۔ میرے ابا جان چل پھر نہیں سکتے اور نہ ہی اُٹھ بیٹھ سکتے ہیں۔ وہ دونوں شیخوپورہ ہسپتال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے زیر علاج ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں مخالفین ہمارے گھر آئے اور ہمارا سارا گھر تباہ و برباد کر دیا۔ قیمتی سامان تو ایک طرف سر چھپانے کے لئے بھی ٹھکانہ نہیں ہے۔ ہمارے گھر کی چھتیں دیواریں سب کچھ جلا دیا۔

پیارے آقا! میں فرسٹ ایئر کی طالبہ ہوں اور تھوڑے دنوں کے بعد ہمارے پیپر بھی شروع ہونے والے ہیں۔ میری پڑھائی والی بھی تمام کتابیں جلا دیں۔ ..... دعا کریں کہ

خدا مجھے امتحان میں کامیاب کر دیں ..... میری باجی امتہ النصیر جو ایک مکان میں اکیلی رہتی تھی۔ اس کا خاوند مسجد کی حفاظت کے لیئے گئے ہوئے تھے۔ ان کو بھی زخمی کر دیا اور اس کے بچوں کو آگ میں گرانے کی بھی کوشش کی۔ لیکن خدا کے فرشتوں نے انہیں آگ سے نکال لیا (انہوں نے) میرے بہنوئی کے سر میں کیسل تک بھی ٹھونک دیئے لیکن پیارے آقا! اُن کی جان بچ گئی۔ یہ بھی خدا کا شکر ہے۔ میری باجی جسکا خاوند زخمی ہے وہ بالکل نہیں گھبرائی۔ وہ کہتی ہے کہ احمدیت کی خاطر جان تک بھی قربان کرنی پڑے تو ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔"

★ — چک نمبر 563 گ ب شرقی ضلع فیصل آباد سے مکرم زبیر احمد صاحب اپنے ایک تازہ خط میں لکھتے ہیں کہ :-

"آپ کی خدمت میں میرا یہ پہلا خط ہے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے گھر اور میری ویلڈنگ کی دکان جلا دی گئی ..... جب کہ غیر مسلمانوں کا جلوس آیا تو انہوں نے سب سے پہلے ہماری مسجد کو آگ لگا دی۔ ہمارا گھر بھی مسجد کے قریب ہے، انہوں نے پہلے ہماری بیٹھک وغیرہ کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دیں۔ اسمیں ہمارے جشن صد سالہ کے پمفلٹ بھی تھے۔ پتہ نہیں ان کو آگ لگا دی یا کنوئیں میں پھینک دیا۔ احمدیوں نے جب اپنی مسجد کو آگ لگانے سے روکا تو انہوں نے اپنی مسجد کے قریب سے احمدیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔"

★ — حیدر آباد سے مکرم مبشر احمد صاحب گوندل (ناظم انصار اللہ ضلع حیدر آباد) نے اپنے ایک تازہ مکتوب میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں لکھا کہ :-

• ننکانہ صاحب کے زخم ابھی تازہ ہی تھے کہ ڈاکٹر منور احمد صاحب سکرنڈ کی شہادت کا واقعہ ہوا ...... ۱۲ مئی کو کوٹری میں احمدی لڑکے کا ایک غیر احمدی سے معمولی جھگڑا ہوا اور آپس میں صلح صفائی ہو گئی۔ اسی دوران ختم نبوت والوں کو خبر ملی۔ انہوں نے فوراً مداخلت کرتے ہوئے اس جھگڑے کو مذہبی رنگ دیتے ہوئے کالونی کے آوارہ لڑکوں کو ساتھ لیکر رات بھر میں ساری کالونی اور فلیٹوں کی دیواروں پر گندی گالیاں لکھ دیں۔ خاص طور پر احمدیوں کے گھروں کی دیواروں پر اور دروازوں پر اور ساتھ دھمکی دی کہ فوراً کوارٹر خالی کر دو ورنہ ہم سب کچھ جلا ڈالیں گے۔ ہم کسی احمدی کو لیبر کالونی اور لیبر اسکوائر فلیٹس میں نہیں رہنے دیں گے۔ یہ صورتحال ۱۸ مئی کو زیادہ شدید ہو گئی۔ لیبر کالونی اور فلیٹس میں تقریباً ۲۰ گھر احمدیوں کے ہیں۔ رات کے وقت عاجز اور صدر حلقہ وہاں گئے تو احمدیوں کے گھروں پر لکھی ہوئی گندی گالیاں دیکھکر شدید تکلیف ہوئی ...... ۱۹ مئی کو حالات کی شدت اور دھمکیوں کا زور دیکھکر انتظامیہ کا دروازہ کھٹکھٹانے کیلئے کئی جگہ گئے مگر سب جگہوں سے مایوسی ہوئی۔ ...... ختم نبوت والے کافی تاؤ پیچ کھا رہے ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک نئے بیعت کنندہ نوجوان عبدالرشید کو ایک دن اور ایک رات تھانہ میں رکھا اور یہی زور دیا جاتا رہا کہ مبشر احمد گوندل کے خلاف رپورٹ درج کروا دو کہ اس نے مجھے تبلیغ کی ہے۔ باقی کام ہم خود کرتے رہیں گے۔ اس نوجوان نے تکلیف برداشت کی مگر ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا بالآخر اس کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ اب تم ہمارے کام کے نہیں رہے۔ تم پر احمدیت کا جادو اثر کر چکا ہے!

★ — مرکز سلسلہ ربوہ سے مکرم منظور احمد صاحب فجو کہ لکھتے ہیں کہ :-

• خاکسار کا ایک پرائیویٹ سکول فیصل آباد میں چل رہا تھا جس سے اس علاقہ کے لوگوں کے جذبات مجروح ہو رہے۔

انہوں نے فرنیچر توڑ پھوڑ دیا اور سکول بند کرا دیا۔ لیکن پھر جلد ہی غیر از جماعت افراد میں سے بعض کی کوشش سے سکول دوبارہ کھل گیا اور یہ پابندی لگائی گئی ہے کہ اس سکول میں کوئی احمدی استاد یا پرنسپل وغیرہ نہیں ہوگا۔ ملانوں کی اس نفرت انگیز کارروائی سے سکول کی ساکھ متاثر ہوئی ہے جبکہ خاکسار کی آمد کا صرف یہی ذریعہ تھا اب میری شادی بھی ہونے والی ہے۔ اس صورتحال سے پریشان ہوں "

★ - لاہور سے ایک احمدی طالبعلم مکرم احمد محمود خانصاحب احمدی طلباء کی حالت زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

" حضور! آجکل یہاں لاہور میں احمدیوں کے خلاف طرح طرح کی منصوبہ بندیاں ہو رہی ہیں۔ حضور! یہاں دارالحمد کے خدام بڑی محنت اور جذبے سے جو بھی ڈیوٹی ان کے ذمہ لگائی جاتی ہے ادا کر رہے ہیں۔ ...... اپنے امتحانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جس وقت بھی اور جہاں بھی بلایا جاتا ہے حاضر ہو جاتے ہیں۔ ایسے بھی خدام ہیں جنکا صبح پیپر (PAPER) ہوتا ہے اور وہ ساری ساری رات ڈیوٹی ادا کرتے ہیں آپ ہم سب ... کیلئے خصوصی دعا کریں۔"

★ - امیر جماعت احمدیہ مردان مکرم محمد کشور خانصاحب امام جماعت احمدیہ کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں کہ :-

" ہماری مسجد شہید ہو چکی ہے اور ویران پڑی ہے جسمیں مختلف قسم کا گند پڑا ہے۔ مسجد کا کیس عدالت میں دائر ہے اور حکومت کی طرف سے دفعہ ۱۴۵ کا مقدمہ بھی درج ہے اور یہاں کی انتظامیہ خصوصی طور پہ یہ نہیں چاہتی کہ ہم اپنی مسجد کے قریب بھی ہو جائیں۔ میری دلی خواہش اور تمنا ہے کہ ہم لوگ وہاں جا کر مسجد کو صاف کریں اور پھر میں وہاں جا کر سجدہ کروں جہاں ہمارے بزرگوں نے خدا کے حضور سجدے کئے ہیں۔ مسجد کی وصولیابی کے لئے حضور کی خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔"

★ - مرکز سلسلہ ربوہ سے مکرم نعیم احمد صاحب صدیق حضور کے نام اپنے خط محررہ 89-23-3 میں تحریر کرتے ہیں کہ :-

" آج 23 مارچ کا دن ہے اور تمام احباب جماعت اس دن کو خوشیوں اور علی الاعلان اظہار خوشی سے منا رہے ہیں اور ہم ہیں کہ ہم پر پابندیوں کا دائرہ مزید تنگ کر دیا گیا۔

ربوہ کی فضا میں ایک اداسی سی بن گئی ہے۔ آج جب نماز فجر کے بعد دعا اور تقسیم مٹھائی سے فارغ ہو کر البیت سے باہر نکلے تو یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ شاھین فورس کے مجاہدین ہاتھوں میں لاٹھیاں، رائفل اور آنسو گیس اور نامعلوم کیا کیا لئے اور اسلحہ سے لیس مختلف مقامات پر کھڑے کسی بڑے جلوس کو قابو کرنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ جہاں دکھ ہو رہا تھا وہاں ہنسی بھی آ رہی تھی کہ بیچارے نادان کیسے گھوم رہے اور ہماری خوشیوں پر پہرہ دے رہے ہیں "

★ - نواب شاہ سندھ سے مکرم نذر محمد خانصاحب اپنے خط محررہ 89-15-5 میں لکھتے ہیں کہ :-

" کل مورخہ 16/5 کو ہمارے ایک عزیز دوست مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب آف سکرنڈ ضلع نواب شاہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ

آجکل سندھ میں مذھبی جنونی لوگوں کی حرکات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ حکومت بالکل خاموش ہے ..... کچھ دن قبل خاکسار کے والد صاحب کے نام اور خاکسار کے تایا صاحب کے نام دو علیحدہ خطوط موصول ہوئے ..... یہ خط دھمکیوں پر مبنی ہے اور قتل کی دھمکی خاکسار کو اور خاکسار کے والد صاحب اور خاکسار کے تایا صاحب کو اُن کے خط میں دھمکی دی گئی ہے؟

★ - لندن سے مکرم سعید احمد صاحب ستوری، اپنے والد مقیم راولپنڈی اور اپنے ماموں مقیم لاہور کی مخلصانہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خط محررہ 89-21-4 میں لکھتے ہیں

"حضور! میرے ماموں منیر احمد ستوری جو لاہور میں ہوتے ہیں۔ اُن کی کئی سال سے ترقی رکی ہوئی تھی۔ اُن کے چیف انجینئر بننے اور ترقی کے آرڈر آگئے تھے لیکن وہاں سب آفس والوں نے شور مچاکر کہ قادیانی کو چیف انجینئر نہیں بننے دینا، ترقی کے آرڈر کو کینسل (CANCELL) کروا دیا۔ آپ سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

حضور! میرے والد صاحب، علی حسن آفتاب ستوری راولپنڈی بینک میں تھے لیکن 6 ماہ سے واہ اور ٹیکسلا کے چکروں میں ہیں۔ بینک والوں نے جان بوجھ کر کہ قادیانی پنڈی میں ہے، اُسے باہر بھیج دو۔ اب پنڈی کے باہر واہ اور ٹیکسلا میں چکر لگا رہے ہیں۔ اور احمدی ہونے کی وجہ سے پنڈی واپس نہیں بلا رہے!

★ - گجرات سے مکرم ڈاکٹر احمد حسن چیمہ صاحب حضور کے نام اپنے خط محررہ 89-30-4 میں تحریر کرتے ہیں۔

"خاکسار کے بیٹے اعجاز الحسن چیمہ نے جشن تشکر کے موقعہ پر لاہور میں غرباء کو کھانا وغیرہ تقسیم کیا۔ مخالفین نے جلوس نکالا۔ گندی گالیاں دیں۔ پولیس کے ساتھ گھر کا گھیراؤ کرلیا اور مقدمہ بنا دیا۔ آج بمشکل ضمانت ہوئی ہے۔ مورخہ 12 مئی 89ء کو دوبارہ عدالت میں حاضر ہونا ہے!

★ - ربوہ سے مکرم مرزا مجید احمد صاحب اپنے ایک خط میں حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ:-

ان کے بیٹے کو قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے ہوسٹل میں ایک کمرہ ملا ہے لیکن اس کا ساتھی غیر احمدی لڑکا اسے دھمکیاں دیتا ہے کہ کمرہ خالی کردو۔ میں قادیانی کے ساتھ نہیں رہ سکتا!

★ - ناروے سے مکرمہ لبنیٰ داؤد صاحبہ اپنی چھوٹی بہن عفیفہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ

"اس کے میاں عنایت اللہ کی ایبٹ آباد میں فوٹوگرافی کی دوکان ہے جو مولویوں نے کافی عرصہ تک کھولنے نہیں دی۔ انہوں نے ناروے آنے کی کوشش کی مگر مولوی ناروے ایمبیسی گئے اور کہا کہ ان کو ویزا نہیں دینا!

★ - ضلع گجرانوالہ کے ایک گاؤں کھٹھہ راجیاں نئی آبادی (جلہن) سے مکرم میاں عنایت اللہ صاحب صدر جماعت حضور کی خدمت میں اس گاؤں کے ایک زمیندار مکرم چوہدری نذر محمد صاحب کے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خط محررہ 5/17/89 میں لکھتے ہیں کہ:-

" اس کے بعد اُس کے گھر والے ناراض ہو گئے ..... چوہدری نذر محمد کا بڑا لڑکا بہت مخالفت کر رہا ہے - 8 رمئی کو دوپہر کے وقت ایک چھوٹا لڑکا آیا - اُس نے کہا کہ آپ کا ایک مہمان ایک دکان پر بیٹھا ہے - میں اُس کے ساتھ ہو لیا - راستہ میں نذر محمد کی حویلی آتی ہے - حویلی کے قریب سے گزرنے لگا تو چوہدری نذر محمد کے بڑے لڑکے نے مجھے بلا کر کہا - میں نے تجھے بلایا ہے - مہمان کا بہانہ تھا - حویلی کے اندر لیجا کر مجھے مارنا شروع کر دیا اور خود چھوڑ کر کہا کہ میں نے یہ دوسری دفعہ تمھیں کہا ہے اور کہنے کا نمونہ بھی دکھا دیا ہے کہ تم گاؤں چھوڑ جاؤ ورنہ میں قتل کر دونگا کیونکہ تو احمدیت کا یہاں پہلا پودا ہے - تجھے ختم کر دوں گا تو پھر باقی ٹھیک ہو جائیگا - اب اُس نے تیسری دفعہ کل یعنی 89-5-15 بروز سوموار پھر چیلنج اور دھمکی دی ہے کہ گاؤں چھوڑ کر چلا جا ورنہ میں آخری فیصلہ کرونگا - حضور اب میرے لیئے کیا ارشاد ہے - کیا میں گاؤں چھوڑ دوں یا نہ چھوڑوں ..؟"

قرآنی آیات لکھنے پر ایک احمدی کو دو سال قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا

ایک احمدی مکرم عبدالشکور صاحب ولد ڈاکٹر عبدالرحیم (شکور بھائی چشمے والے) کو چوہدری محمد اکرم سٹی مجسٹریٹ سرگودھا نے اپنی دوکان واقع کچہری بازار سرگودھا میں قرآنی آیات لکھنے کے جرم میں مورخہ ۲۱ جون ۸۹ء کو دو سال قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی ہے - موصوف کے خلاف ایف آئی - آر نمبر ۱۵۹ کے تحت تھانہ سٹی سرگودھا میں ۵ مارچ ۸۷ء کو زیر دفعہ ۲۹۸/c یہ مقدمہ درج ہوا تھا -

الفضل ۲۲ جون ۸۹

بڑا جلوس نکالا جس کی قیادت مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن اور انجمن طلباء اسلام کے رہنما [illegible] کر رہے تھے [illegible] نعرے لگا رہے تھے اور مسلمانوں کو زخمی کرنے والے قادیانیوں کی گرفتاری کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جب جلوس مرزائیوں کی عبادت گاہ کے قریب پہنچا تو مسلمانوں نے وہاں لکھے ہوئے کلمہ طیبہ کو صاف کر دیا۔ مظاہرین نے انتظامیہ کو خبردار کیا کہ اگر کل تک ملزموں کو گرفتار نہ کیا گیا تو مرزائیوں کی تمام جائیداد [illegible] نذر آتش کر دی جائے گی۔ دریں اثناء پولیس نے ملزموں کی گرفتاری کیلئے ان کے گھروں پر چھاپے مارے مگر کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ پولیس آج دن بھر قصبہ کی بڑی سڑکوں پر گشت کرتی رہی۔ (ملت لندن 89-21-6)

گھر پر قرآن پاک کی آیات تحریر کرنے پر قادیانی کے خلاف مقدمہ

بچانہ (نامہ نگار) بچانہ پولیس نے چک ۵۲۳ گ ب کے ایک قادیانی [illegible] کے خلاف اپنے گھر کی چار دیواری پر قرآن پاک کی آیات تحریر کرنے پر ملزم کے خلاف درج مقدمہ ۲۹۸ سی کی تفتیش مکمل کر کے چالان مرتب کر کے ملزم کو جیل بھجوا دیا۔

نوائے وقت 5 مئی ۸۹

سرکاری محکموں میں قادیانیوں کی تعداد کا جائزہ لینے کیلئے ملازمین سے حلف نامہ طلب کیا جائے گا

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) موقر ذرائع کے مطابق وفاقی حکومت نے مختلف سرکاری محکموں میں موجود قادیانی ملازمین کے بارے میں کوائف اور اعداد و شمار مرتب کرنے اور سرکاری ملازمین کے کوٹہ میں قادیانیوں کے حصہ کا جائزہ لینے کیلئے تمام سرکاری ملازمین سے ایک حلف نامہ طلب کیا ہے جس کے ذریعہ قادیانی ملازمین کے بارے میں اعداد و شمار مرتب کئے جائینگے

ملت 89-21-6

قادیانی مصنف کی ضمانت پر رہائی

ملتان (نامہ نگار) ایڈیشنل سیشن جج ملتان نے گرفتار کردہ قادیانی [illegible] چوہدری [illegible] کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ چوہدری [illegible] ایک احمدی ہے اور اس [illegible] ایک [illegible] قاصد غلام حسین نے اس کے خلاف قادیانیت کی تبلیغ کرنے کا الزام میں [illegible] زیر دفعہ ۲۹۸/سی مقدمہ درج کر رکھا تھا۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ درخواست دہندہ [illegible] تحریری شہادت کی بجائے [illegible] اس نے کسی کتاب یا لٹریچر کا نام نہیں لکھا جو ملزم نے تبلیغ کی غرض سے اسے دی ہو۔ [illegible] نے کسی گواہ کا ذکر کیا ہے جس کے سامنے ملزم نے اسے تبلیغ کی۔ بلکہ درخواست دہندہ نے اس بات کا برملا اعتراف کیا ہے کہ اس کی ملزم سے دشمنی ہے [illegible] ایف آئی آر کے مطابق [illegible] تنزل کے بعد معطل بھی کرا دیا۔ ملزم [illegible] حالات ایسے ہیں جس کا مطلب ہے کہ پولیس کو مزید کسی تفتیش کے لئے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا [illegible] ہزار روپے کی درخواست [illegible] رہا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے

حیدر راولپنڈی 89-5-4

کلمہ طیبہ لکھنے پر گرفتاری

رانا عبدالغفور صاحب آف خوشاب کو دکان کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھنے کی بناء پر پولیس نے 4 جون 89 کو گرفتار کر لیا ہے ان کے خلاف 8-295 کے تحت کاروائی کی گئی موصوف کو 5 جون 89 کو شاہ پور جیل منتقل کر دیا گیا ہے -

چونڈہ میں قادیانیوں کے خلاف جلوس

چونڈہ ——— مرزائیوں کے ہاتھوں زخمی ہونے والے [illegible] کے خلاف آج یہاں دوسرے روز بھی احتجاج جاری رہا نماز جمعہ کے بعد مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف ایک بہت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وسطی امریکہ کے ملک گوئٹے مالا کا دورہ

گوئٹے مالا میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے دستِ مبارک سے پہلی بیت الذکر کا افتتاح

ملک کے نائب صدر نے تقریبِ افتتاح میں شرکت کی اور خطاب فرمایا

اللہ کے گھروں کی تعمیر کا مقصد بنی نوع انسان کے درمیان محبت اور رواداری پیدا کرنا ہے: حضور ایدہ اللہ کا خطاب

اس بیت الذکر اور مشن کی تعمیر کے اخراجات مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب آف کینیڈا نے ساہیوال کے اسیرانِ راہِ مولیٰ کی طرف سے ادا کئے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ سے ۶ جولائی ۱۹۸۹ء تک وسطی امریکہ کے ملک گوئٹے مالا کا دورہ فرمایا حضور ۲ اور ۳ جولائی کی درمیانی شب تقریباً ساڑھے بارہ بجے بذریعہ پرواز نمبر PA 1415 روانہ ہوئے۔

اس خطۂ زمین پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مقدس جانشینوں میں سے کسی امام جماعت احمدیہ کا یہ پہلا دورہ تھا۔ اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت ہی خوبصورت محل وقوع میں تقریباً ۲½ ایکڑ زمین میں ایک بلند جگہ پر نو تعمیر شدہ نہایت خوبصورت بیت الذکر موسومہ بہ بیت الاول کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ دو منزلہ یہ بیت الذکر ایک گنبد اور ۷۵ فٹ بلند خوبصورت مینار کے ساتھ دور دور سے دیکھنے والوں کو نظر آتی ہے۔ پہلی منزل میں تقریباً ۲۲۵ مرد نماز ادا کر سکتے ہیں اور دوسری منزل میں قریباً اتنی ہی تعداد میں خواتین کے لئے نماز کی جگہ مخصوص ہے بیت الذکر کے ساتھ دو منزلہ خوبصورت مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس خطۂ زمین پر خدا کے گھر کی تعمیر ایک عظیم الشان تاریخی اہمیت کا واقعہ ہے اس مشن اور بیت الذکر کی تعمیر کے جملہ اخراجات مکرم چوہدری الیاس صاحب صدر جماعت کیلگری (کینیڈا) نے ذاتی طور پر برداشت کئے۔ مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ساہیوال میں اسیرانِ راہِ مولیٰ کے ساتھ اسیر تھے۔ جب ان کی جیل سے رہائی ہوئی تو اس موقعہ پر انہوں نے خوشی اور اظہارِ تشکر کے طور پر اسیرانِ راہِ مولیٰ کے نام پر وسطی امریکہ اور جنوبی امریکہ کے مختلف ممالک میں سات مشن ہاؤس بنا کر جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا۔ ان کی اس پیشکش میں یہ سب سے پہلا مشن ہے جو انہوں نے تعمیر کر کے جماعت کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اس عظیم الشان تاریخی اہمیت کے حامل سفر میں حسبِ ذیل افراد کو حضور کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔ خاکسار نصیر احمد قمر پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت، مکرم ملک اشفاق احمد صاحب افسر حفاظت اور مکرم کریم حیات

صاحب ۔ یہ امر یاد رکھنے کے لائق ہے کہ گوئٹے مالا میں حال ہی میں اس مشن اور بیت الذکر کی تعمیر کے ساتھ جماعت کے مشن کا آغاز ہوا ہے ۔ اس وقت وہاں پہ مکرم اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ ہیں ۔ ان کے علاوہ مکرم ڈاکٹر سید وسیم احمد صاحب آف کیلگری کینیڈا وقتاً فوقتاً اپنے کام کے سلسلہ میں وہاں جاتے ہیں اور کچھ عرصہ وہاں قیام کرتے ہیں ۔ ابھی تک باقاعدہ طور پہ وہاں کوئی جماعت قائم نہیں ہو سکی ۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ حسن عظیم الشان طور پر کامیاب رہا ہے اور مقامی لوگوں نے جس رنگ میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے اس سے یہ عظیم الشان توقعات وابستہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد وہاں ایک عظیم الشان جماعت قائم ہو جائے گی ۔ چنانچہ اس امر کا اظہار خود مقامی لوگوں نے اور بعض منسٹرز اور معززین نے بھی گفتگو کے کے دوران کیا کہ یہ پیغام بڑی تیزی کے ساتھ یہاں پھیلنے والا ہے ۔

سیدنا حضور جب گوئٹے مالا پہنچے تو آپ کے قیام کا انتظام شیراٹن ہوٹل میں کیا گیا تھا ۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے بیت الذکر کی طرف روانہ ہوئے یہاں سب سے پہلے حضور نے بیت الذکر کی محراب میں کھڑے ہو کر نوافل ادا کئے ۔ بعد ازاں بیت الذکر کی باقاعدہ افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا ۔ اس موقع پر شہر کے معززین اور مختلف طبقہ فکر کی اہم شخصیات کو مدعو کیا گیا تھا ۔ ان معزز مہمانوں میں ملک کے نائب صدر لائسنشیاڈو رابرٹو کارپیونکولی جناب ڈاکٹر کارلوشیل ارڈمیئٹ منسٹر آف ہیلتھ اور جناب ڈاکٹر ادبرٹو اوڈری گوئیز منڈویا ، وائس منسٹر آف ہیلتھ ، نائب منسٹر فارن آفس یعنی نائب وزیر خارجہ جناب لائسنشیاڈو ارل ریویبرا آریاس ، وزارت داخلہ کے وائس منسٹر جناب لائسنشیاڈو کارلوس آگسٹو موریلز پریذیڈنٹ عدالت آئینی اور جناب لائسنشیاڈو ڈیجا نوڈ وردو مالڈو ناڈو ذیکواٹری ، بیت الذکر کی تعمیر میں حصہ لینے والے آرکیٹکٹ جناب سرجیو کارڈونا ۔ انجینئر جناب سیلپی کالکو نکولون کولون ۔ سپروائزر مسٹر رال اور ان کی بیگم کارولینا ماسیلی ۔ اور ایکس وائس منسٹر فار وائس منسٹر آف ہیلتھ جناب ڈاکٹر ہیوگو ہیرولڈو ہیریرا ۔ وغیرہ معززین شامل ہوئے ۔ اس موقع پر مہمانان کی تعداد تقریباً ۵۰۰ سو تھی تلاوت قرآن کریم مکرم اقبال احمد صاحب نجم نے کی ۔ اور اس کا ترجمہ مکرم عطاء یحییٰ صاحب منصور نے پیش کیا اس کے بعد حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک نظم کے چند اشعار مکرم خادم حسین صاحب آف کیلگری نے پڑھ کر سنائے ۔ اس کے بعد گوئٹے مالا کے نائب صدر صاحب نے گوئٹے مالا کی قوم کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا ۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ مذہبی آزادی ہمارے آئین کا حصہ ہے اور ہر شخص کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی کھلی آزادی ہے اور اس بیت الذکر کی تعمیر اپنی ذات میں اس آزادی کا اظہار ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن اور بائیبل میں کئی ایک حکمت کی باتیں ہیں جو سچائی پہ مبنی ہیں ۔

حضور کا خطاب

جناب نائب صدر صاحب آف گوئٹے مالا کے خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا ۔ حضور نے فرمایا کہ میرے لئے یہ تاریخی موقع ہے کہ اس اہم موقع پر آپ کے ملک میں اس خوبصورت بیت الذکر کے افتتاح کے لئے آیا ہوں ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے الفاظ میرا ساتھ نہیں دیتے کہ میں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کر سکوں ۔ ہماری پیدائش سے بھی کروڑہا سال پہلے اس کے احسانات ہم پر ہیں ۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا ۔ میں خدا کے شکر کے بعد گورنمنٹ آف گوئٹے مالا اور اس کے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں اس بات کی اجازت اور آزادی دی کہ ہم یہ بیت الذکر تعمیر کریں ۔ ایک ایسے ماحول میں جہاں کیتھولک عیسائیوں کی ایک بھاری اکثریت ہے ۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑی نوازش ہے حضور نے فرمایا کہ میں دنیا بھر میں ۱۲۰ ممالک میں پھیلے ہوئے ۱۰ ملین احمدیوں کی طرف سے دلی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس وقت سے میں نے اس ملک کی زمین پر قدم رکھا ہے میں آپ کی طرف سے لطف و مہربانی کے مظاہر دیکھ رہا ہوں ۔ ائیرپورٹ پر جناب ڈپٹی ہیلتھ منسٹر صاحب ملے اور اسی طرح جناب ورکس پریذیڈنٹ صاحب منسٹر آف ہیلتھ اور دیگر معززین نے یہاں تشریف لا کر ہماری اس مجلس کو رونق بخشی ہے ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ صرف لطف و مہربانی ہی نہیں بلکہ یہ عاجزی اور انکساری ہے اور یہ وہ صفات ہیں جو خدا کی نظر میں مقبول ہیں

باقی صفحہ ۲۲ پر

کوڈیا تھور (کیرالہ سٹیٹ) میں

عظیم الشان مباہلہ کے انعقاد کا آنکھوں دیکھا حال

ہزاروں افراد کی موجودگی میں حق و باطل میں امتیازی نشان کیلئے

دعا مباہلہ کی گئی۔ تاریخ اسلام کی ایک بے مثال تقریب

(از مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر انسپکٹر تحریک جدید قادیان نزیل کوڈیا تھور)

۱۰؍جون ۱۹۸۸ء بر جمعۃ المبارک کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پیش کردہ عالمگیر چیلنج مباہلہ کی بازگشت ساری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ مسلمانان عالم میں ایک ہیجان برپا ہے۔ بھارت کے صوبہ کیرالہ میں مسلمانوں کے ہر انداز فکر کے طبقات بکثرت موجود ہیں۔ حضور انور کے مباہلہ کا چیلنج کیرالہ احمدیہ صوبائی کمیٹی کی طرف سے ملیالم زبان میں ترجمہ کروا کر ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ ضلع کالیکٹ کے قصبہ کوڈیا تھور میں ایک ادارہ انجمن اشاعت اسلام کے نام سے قائم ہے۔ اس ادارہ کی پشت پناہی اہل سنت و جماعت کے ایک گروپ، کیرالہ جمعیۃ العلماء تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کرتی ہے۔ اس ادارہ کا مقصد صرف جماعت احمدیہ کی مخالفت اور امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف محض دروغ بے فروغ گند بکنا ہی ہے۔ اس ادارہ کو بھی مباہلہ کا چیلنج پیش کیا گیا تھا۔ جس پر انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ قرآنی مباہلہ کا طریق تو یہ ہے کہ ہر دو فریق آمنے سامنے ہو کر مباہلہ کریں۔ ہم ایسے مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ ان کے بار بار کے اصرار پر ایک احمدی دوست مکرم صدیق بشیر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان کا یہ اصرار پیش کر کے آمنے سامنے مباہلہ کی اجازت چاہی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایسا مباہلہ کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔" جب ادارہ انجمن اشاعت اسلام کو اس امر سے آگاہ کیا گیا کہ اب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ اب میدان میں نکلو تو پھر اس ادارہ نے یہ اعتراض اٹھایا کہ چیلنج مباہلہ میں جن اعتقادات یا الزامات پر مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے ہم اس کے لئے تیار نہیں ہم کو صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کے بارہ میں مباہلہ کرنے پر تیار ہیں چنانچہ جماعت احمدیہ صوبہ کیرالہ نے اس صورت حال سے حضور اقدس کو آگاہ کیا حضور اقدس نے فرمایا کہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع امتی غیر تشریعی نبی ہیں کے الفاظ قائم رکھتے ہوئے مباہلہ کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ مذکورہ ادارہ کے حامی بھر نے پر فریقین نے شرائط مباہلہ طے کیں فریقین کے شرائط طے کرانے اور مباہلہ کی تقریب کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے کیرلہ کے تین

• ..... مسلمانوں کو منتخب کیا گیا جنہوں نے نہایت دیانت داری سے امن کو بحال رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داری نباہی۔ شرائط یہ طے ہوئیں۔

• ـ مباہلہ آمنے سامنے ہوگا۔ ہر فریق کے چالیس چالیس افراد معہ اپنے اہل و عیال کے حاضر ہوں۔

• ـ مباہلہ کا مضمون ہر دو فریق کا اور ایک مشترکہ بیان ہزاروں کی تعداد میں شائع کروایا جائے۔ اور عین تقریب مباہلہ میں تقسیم کیا جائے۔

• ـ یہ مباہلہ مورخہ ۲۸/۵/۸۹ بروز اتوار کوکوڈیا تصور کے ایک وسیع میدان میں شام چار تا پانچ تک ہوگا۔ اسٹیج وغیرہ کی تیاری ہر دو فریق کے ذمہ ہوگی۔

شرائط طے ہو جانے پر کیرلہ کے تمام انگریزی و ملیالم زبان کے اخبارات کو اطلاع کر دی گئی۔ چنانچہ مباہلہ کے ایک ہفتہ قبل ہی اخبارات و رسائل میں بکثرت مباہلہ کے بارہ میں مضامین شائع ہونے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بارہ میں نیز آپ کے زمانہ میں کئے گئے مباہلوں کا ذکر اخبارات کی زینت بننے لگا۔ غرضیکہ ایک شور برپا تھا۔ لاکھوں افراد مباہلہ کا انتظار کرنے لگے۔

پھر وہ موعود گھڑی آگئی جب حق و باطل نے میدان میں اترنا تھا۔ مقام مباہلہ کوڈیا تصور کے ایک وسیع و عریض میدان میں تیار ہوگیا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ جوق در جوق

پہنچ رہے تھے۔ احمدی افراد اللہ اکبر آنکھوں سے اپنے خدا کے حضور جھکائے ہوئے دعاؤں میں مصروف تھے۔

مورخہ ۲۸/۵/۸۹ کی شام ساڑھے چار بجے فریقین کے نمائندگان معہ ثالث اور ہر دو مہمانان خصوصی دیرینہ رکمار ایم. ایل. اے. مینیجنگ ڈائریکٹر ملیالم اخبار ماتربھومی اور پادری ریونڈر فادر جوس یونیکل اسٹیج پر پہنچے۔ نمائندگان نے طے شدہ مباہلہ کے بارہ میں ایک اقتباس جو آیت قرآنی پر مشتمل تھا پڑھ کر سنایا پہلے جماعت احمدیہ کے افراد کے نام پڑھ کر جو طبع شدہ تھے اسٹیج پر بلایا گیا۔ مستورات بچے بوڑھے اپنے خدا کے حضور اپنا سب کچھ پیش کرنے کے لئے حاضر ہو گئے بعدہ غیر احمدی افراد کو نام بنام بلایا گیا۔ سامعین و ناظرین کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجود تھا۔ اندازاً سات ہزار سے دس ہزار تک افراد موجود تھے جو بے چینی سے موعود گھڑی کے منتظر تھے۔ طبع شدہ مباہلہ کی دعا جماعت احمدیہ کی طرف سے سکرٹری مولوی محمد ابوالوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرلہ نے پڑھنی شروع کی۔ اور آپ کے پیچھے تمام احمدی جو چالیس افراد پر مشتمل تھے نہایت رقت سے ہاتھ باندھے کھڑے آمین کہنے لگے۔ دعا یہ ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے کی جانے والی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسلمانوں کے لئے امام مہدی اور موعود مسیح ابن مریم ہیں۔ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع غیر تشریعی امتی نبی اور رسول ہیں۔ یہ ہمارا دلی اعتقاد ہے۔ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کا اعلان کرتے ہیں۔ حضرت احمد القادیانی علیہ السلام کی طرف سے پیش کردہ تمام الہامات اور وحی اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔ ان کے منکر خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی سزا کے مستحق ہیں جو دیگر مامورین اللہ انبیاء کے منکران کے لئے قرآن کریم نے بیان کی ہیں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے تابع بغیر تشریعی کے نبی آسکتا ہے۔ اے قادر مطلق خدا اگر ہمارا یہ قول اور یہ اعتقاد جھوٹا ہے تو ہم پر سخت سزا نازل فرما۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ورنہ اگر ہم سچے ہوں تو ہم پر رحمت نازل کر کے ایسا نشان دکھا جس سے حق ظاہر ہو جائے۔ آمین۔

غیر احمدیوں کی طرف سے کی جانے والی دعا

مرزا غلام احمد قادیانی نہ خدا کی طرف سے مبعوث کردہ نبی ہیں نہ رسول ہیں نہ امتی نبی ہیں نہ غیر تشریعی نبی ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے ہم اس کا اعلان کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت اور رسالت نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے سراسر جھوٹا ہے۔ ان کے منکر نہ جہنمی ہیں نہ کافر۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہمارا یہ عقیدہ اور یہ قول اگر جھوٹا ہے تو اے اللہ تیری لعنت ہم پر ہو۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اگر ہم سچے ہوں تو ہم پر رحمت نازل فرما اور ایسا نشان ظاہر کر جو حق کو ظاہر کرنے والا ہو آمین

دونوں فریق کا مشترکہ دعائیہ بیان

اے قادر مطلق عالم الغیب والشہادۃ خدا ہم تیری قدرت اور جلال اور تیری عزت کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا ہم دونوں فریقوں میں سے جو فریق سچا ہو اس پر تو دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما ان کی تکالیف و مشکلات دور فرما۔ ان پر رحمت پر رحمت نازل کر اور ان کے معاشرہ سے ہر طرح کی برائیوں اور مشکلات کو دور فرما آمین۔

اے خدا ہم میں سے جو فریق جھوٹ بولنے والا اور جھوٹ کی اشاعت کرنے والا ہے اس پر تیری لعنت اور غضب نازل کر کے انہیں ذلیل اور رسوا کر کے ان کو تباہ کر دے۔ کسی انسانی ہاتھ کے دخل کئے بغیر ان پر مصائب پر مصائب نازل کر اور اگر تیری مشیت ہو تو ایک ماہ کے عرصہ میں ایسا واضح نشان ظاہر فرما جس سے سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے۔ تاکہ دنیا پر ظاہر ہو کہ حق کس کے ساتھ ہے؟

دعا سے مباہلہ کی یہ تقریب نصف گھنٹہ میں اختتام پذیر ہوئی۔ ہزاروں لوگ یہ کہتے سنے گئے کہ دیکھیں کہ اب خدا تعالیٰ کی تقدیر کیا ظاہر کرتی ہے۔ دوسرے دن کے تمام اخباروں میں مباہلہ کی تمام کارروائی بمعہ فوٹو شائع ہوئی اور اس امر کا اظہار کیا گیا۔ یہ کہ یوگنڈا کی تاریخ کے تناظر میں اسلامی تاریخ کا یہ عظیم الشان مباہلہ جس کی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ حق و باطل میں روز روشن کی طرح فرق کر کے دکھا دے اور بہتوں کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور غلبۂ اسلام و احمدیت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین۔

لِلّٰہی وقف

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کرتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا"

(ملفوظات جلد دوم ص ۹۲)

صٓ۲۰ سے آگے

محترم چوہدری محمد الیاس کا منفرد مقام

حضور نے فرمایا کہ میں چوہدری محمد الیاس صاحب آف کیلگری کینیڈا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ہم ایک دولتمند جماعت نہیں لیکن ہم اپنے دلوں کے لحاظ سے دولت مند ہیں اور قربانی کرنے میں امیر ہیں۔ بڑے چھوٹے سب قربانی کرتے ہیں لیکن بعض اوقات بعض فیملیز سارے مشن کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے آگے بڑھتی ہیں۔ چوہدری محمد الیاس صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنے ذرائع سے ساؤتھ امریکہ میں اپنی طرف سے اپنے والدین اور اپنی اہلیہ کے والدین کی طرف سے سات مشن ہاؤس بنا کر پیش کرنے کا عہد کیا ہے۔ یہ آزادانہ اور رضاکارانہ قربانی کا پہلا مظاہرہ ہے یہ احمدیت کی تاریخ میں پہلی اور منفرد مثال ہے کہ انہوں نے نہ صرف مشن کے اخراجات برداشت کئے ہیں بلکہ خوبصورت بیت الذکر بھی تعمیر کی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب میں نہ صرف بیت الذکر بلکہ عبادت گاہوں کی تعمیر کے مقصد کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خواہ سِناگاگ (یہودیوں کی عبادت گاہ) ہو۔ ٹیمپل ہو یا مندر ہو۔ تمام عبادت گاہیں بنیادی طور پر انسان کی حفاظت کے لئے تعمیر ہونی چاہئیں کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے تعمیر ہونے والی عبادت گاہیں اس نیت سے بنائی جائیں کہ وہاں ایسے افکار کا پرچار ہو یا ایسے اعمال بجالائے جائیں جس سے بنی نوع انسان میں افتراق پیدا ہو۔ یہ خیال کلیۃً رد کئے جانے کے لائق ہے ایسی جگہیں تو باہمی محبت، مفاہمت، ہمدردیٔ بنی نوع انسان اور رواداری کی تعلیم کے لئے ہوتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آخر پر میں ایک اور مقصد کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس کے لئے بیوت الذکر مندر اور عبادت گاہیں تعمیر ہوتی ہیں حضور نے فرمایا یہ جگہیں خدا کے گھر کہلاتی ہیں جب آپ اپنے کسی ایسے دوست کے گھر جاتے ہیں جسے آپ سے محبت ہو تو آپ بھی اسی طرح گھر کو سجانے کی کوشش کرتے ہیں، حضور انور نے فرمایا بدقسمتی سے عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ تمام دنیا میں عبادت گاہیں اس اصل مقصد سے ہٹ کر دوسرے مقاصد کیلئے استعمال ہوتی ہیں، لوگ خدا سے ملنے کے لئے گرجوں اور عبادت گاہوں میں نہیں آتے بلکہ اُسے ہاتھ لگا کر واپس آجاتے ہیں اور جب عبادت گاہ سے واپس آتے ہیں تو خدا کا کوئی رنگ ساتھ نہیں لاتے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر دنیا میں امن کا قیام ہمارا مقصد ہے تو نہایت ضروری ہے کہ ہم ان عبادت گاہوں کی طرف بامقصد طور پر جائیں۔ خدا سے ملنے کی غرض سے جائیں اور اس کی یاد ساتھ لائیں اور اس کا رنگ لے کر واپس لوٹیں۔ قرآن کریم میں ایسے متعدد حوالہ جات موجود ہیں کہ جو لوگ خواہ کسی بھی خدائی پیغام کو قبول کرتے ہوں اگر وہ اپنے ایمان باللہ میں مخلص ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اپنے اعتقاد کے مطابق اعمال صالحہ بجالاتے ہیں تو ایسے لوگوں پر کوئی خوف و حزن نہیں ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بنیادی پیغام ہے۔ اور میرا بھی آج آپ کے لئے یہی پیغام ہے کہ آپ جو بھی ہیں۔ اگر آپ مخلص ہیں اور جس خدا پر بھی آپ ایمان رکھتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ اس پر ایمان رکھیں اور خدا کے ساتھ اپنے تعلق کا بنی نوع انسان کے ساتھ اپنے تعلق میں اظہار کریں تو آپ یقیناً خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والے ہوں گے۔

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دیگر معززین کے ساتھ اس جگہ پر تشریف لے گئے جو کہ لوائے احمدیت اور گوئٹے مالا کا قومی پرچم لہرانے کیلئے مخصوص کی گئی تھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا اور اس سے قبل جناب وائس پریذیڈنٹ صاحب آف گوئٹے مالا نے گوئٹے مالا کا پرچم لہرایا۔ اس موقع پر نعرے بھی بلند کئے گئے۔ بعد ازاں جملہ مہمانان مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ اور اس موقع پر تمام مہمانوں کی خدمت میں ماکولات اور بعض تحائف پیش کئے گئے۔ اس افتتاحی تقریب میں کینیڈا اور امریکہ سے بھی بعض احباب جماعت تشریف لائے۔

"وقفِ نو" کے متعلق

ضروری ہدایت

جو والدین وقف کے متعلق خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھیں وہ مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کیا کریں۔

۱ - اپنا نام اور پورا پتہ
۲ - بچے کی والدہ کا نام
۳ - بچے کا پورا نام
۴ - بچے کی تاریخ پیدائش
۵ - موجودہ اور مستقل پتہ